بسم اللہ الرحمن الرحیم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵

اَنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ✻ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

یوم چہارشنبہ

جلد ۳۱	۱۵ ماہ تبوک ۱۳۲۲ ہش	۱۴ رمضان المبارک ۱۳۶۲ھ	۱۵ ستمبر ۱۹۴۳ء	نمبر ۲۱۷

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۴ ماہ تبوک۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارہ میں ڈلہوزی سے کوئی اطلاع حاصل نہیں کی جا سکی کیونکہ ٹیلیفون کا کنکشن نہیں مل سکا۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت صبح کے وقت اچھی رہتی ہے۔ دوپہر کو طبیعت خراب ہو جاتی ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

کل بذریعہ فون ڈلہوزی سے یہ اطلاع ملی تھی۔ کہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے معہ اہل و عیال بخیریت وہاں پہنچ گئے ہیں۔ الحمد للہ

سیدہ امۃ الرشید بیگم صاحبہ کی طبیعت بفضل خدا اچھی ہے۔

جناب مولوی عبد المغنی خان صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ کو پہلے سے افاقہ ہے البتہ کمزوری باقی ہے

روزنامہ الفضل قادیان — ۱۴ رمضان المبارک ۱۳۶۲ھ

ہٹلر کی تقریر

اٹلی کے عبرتناک انجام پر ہٹلر نے بھی مہر سکوت توڑی۔ اور ایک طویل خاموشی کے بعد اپنے ہیڈکوارٹرز سے ایک تقریر نشر کی ہے۔ جس میں اٹلی کی شکست کے اسباب بیان کرتے ہوئے بتایا ہے۔ کہ جرمنوں نے کئی مواقع پر اٹلی کو امداد دینے کی پیشکش کی۔ مگر یہ پیشکش اٹلی کی طرف سے رد کر دی گئی۔ جب وقت آئے گا۔ تو ساری تفاصیل شائع کر دی جائیں گی۔ جن سے معلوم ہو جائیگا۔ کہ جرمنی نے اپنے ساتھی کے لئے کیا کیا۔ اور کیا کرنا چاہتا تھا۔ لیکن جہاں اس نے یہ بیان کیا ہے۔ کہ اٹلی کی طرف سے کئی مواقع پر جرمن امداد کی پیشکش ٹھکرا دی گئی۔ وہاں یہ بھی بتایا ہے۔ کہ اگر جرمن فوجیں اٹلی کا ساتھ نہ دیتیں۔ تو اسے شمالی افریقہ میں ۴۰ء کے موسم سرما میں ہی شکست ہو جاتی۔

خدا تعالیٰ کی کس قدر عجیب قدرت ہے کہ اٹلی نے کئی بار جرمنی کی طرف سے امداد کی پیشکش کو رد کر دیا۔ لیکن شمالی افریقہ کی لڑائی میں اس امداد کو قبول کر لیا۔ اور ہم سمجھتے ہیں۔ یہ تصرف الٰہی کے ماتحت ہوا۔ تا وہ رویا پورا ہو کہ جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ کو اس لڑائی کی تفصیل دکھائی تھی۔ اسلام اور احمدیت کی صداقت پر ایک زندہ نشان ہو۔ ایسا نشان جو ہمیشہ کے لئے اس امر کی شہادت پیش کرتا رہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے مقدس امام کو قرب الٰہی کا مقام حاصل ہے۔ یہ عین ممکن تھا۔ کہ اٹلی اس موقعہ پر بھی جرمن امداد کو قبول نہ کرتا جیسا کہ کئی دیگر مواقع پر اس نے قبول نہ کی تھی۔ اور اس امکان کی موجودگی میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے رؤیا کا وضاحت کے ساتھ پورا ہونا یقیناً ایمان کی تازگی کا موجب ہے۔

ہٹلر نے اٹلی کے ہتھیار ڈالنے پر بہت ناراضگی کا اظہار کیا ہے۔ اور کرنا چاہیئے تھا۔ سب سے زیادہ غصہ اُسے اس بات پر ہے کہ اطالوی گورنمنٹ چیف آف سٹاف نے ہمیں یقین دلایا۔ کہ یہ محض اتحادی پروپیگنڈا ہے۔ اس میں کوئی صداقت نہیں جس دن بڈوگلیو نے اتحادیوں کے معاہدے پر دستخط کئے۔ اس نے جرمن سفیر کو روم بلایا۔ اور اس نے ہتھیار ڈال دینے کے متعلق اپنے ارادہ سے جرمنوں کو پہلے کوئی اطلاع نہیں دی۔ چنانچہ اس نے کہا۔ کہ جس روز شاہ عمانوئیل نے ہتھیار ڈالنے کا اعلان کیا۔ اس نے جرمن سفیر کو بلایا۔ اور اس بات کا یقین دلایا۔ کہ اطالیہ کبھی ہتھیار نہ ڈالیگا۔ حتیٰ کہ جب یہ معاہدہ ہو چکا۔ اٹلی نے ہتھیار ڈالنے کا فیصلہ کر لیا۔ تو اس کے ایک گھنٹہ بعد اطالیہ کے سفیر نے کہا کہ میں آپ کی قوم کو کبھی دھوکا نہ دوں گا۔ اور کہ اٹلی ہتھیار ڈالنے کی خواہش نہیں رکھتا۔ اس موقعہ پر اتحادی وزارت خارجہ کی طرف ہمارے سفیر سے کہا گیا۔ کہ یہ خبر برطانی پروپیگنڈا کی ایک مکروہ تصویر ہے۔ ہٹلر نے واعظانہ رنگ اختیار کرتے ہوئے یہ بھی کہا۔ کہ آنے والی اطالوی نسلیں اٹلی کی اس غداری پر پشیمان ہوں گی۔ لیکن اس میں چشم بصیرت رکھنے والے کے لئے درس عبرت ہے۔ اٹلی نے جو کچھ کیا۔ اچھا کیا یا برا۔ اور وہ کیا حالات تھے جن میں اُسے فیصلہ کرنا تھا۔ اس سوال پر بحث کی ضرورت نہیں لیکن اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ اگر اٹلی ایسا نہ کرتا۔ تو ہٹلر کو اس بات کا احساس کس طرح ہو سکتا۔ کہ کسی کے ساتھ دھوکا کرنا کس قدر معیوب اور تکلیف دہ بات ہے۔ اس نے یورپ کی ہر قوم سے دھوکا کیا۔ اور انہیں اپنی دوستی کا یقین دلانے اور ان کی آزادی کی گارنٹی دیتے ہوئے اچانک انہیں جا لیا۔ روس کے ساتھ اس نے عدم اقدام جارحانہ کا معاہدہ کر رکھا تھا۔ مگر اس کے باوجود اچانک اس پر حملہ کر دیا۔ اور جرمن فوجوں کے روسی حدود میں داخل ہونے کے بعد روسیوں کو اس دھوکے اور غداری کی اطلاع ہو سکی۔ اب اگر جرمنی کا کوئی حلیف اس کے ساتھ ہی ایسا ہی سلوک کرتا۔ تو ہٹلر کو یہ معلوم کس طرح ہوتا۔ کہ دھوکا بازی کس قدر خطرناک بات ہے۔ پس یہ بھی قدرت کا انتقام ہے۔ جو وہ ظالموں سے لے رہی ہے۔ جن اقوام کے معاہدات اور دوستی کی بنیاد دیانت و امانت اور صدق و وفا پر نہ ہو۔ بلکہ خود غرضی اور مطلب براری پر ہو۔ وہ ایک دوسرے سے اس سے بہتر سلوک کی امید ہی کیونکر رکھ سکتی ہیں۔ سنہ ۴۰ء میں اتحادیوں کو بھی ایسی ہی شرمناک غداری اور دھوکا بازی کا شکار ہونا پڑا تھا۔ جب کہ بلجیم کے شاہ لیوپولڈ نے انہیں قبل از وقت کوئی اطلاع دئے بغیر ہتھیار ڈال دئے تھے۔ اس وقت ہٹلر لیوپولڈ کی غداری پر بہت [illegible]

صدائے احمدیت

(از جناب بشیر احمد خان صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل بی احمد آباد)

آ تجھ کو میں بتاؤں کہ کیونکر بشر بنے
تیرا وُہیں فضل نہ محبت میں آ تجھے
آ سیکھ لے وہ نسخہ اکسیر جس سے تو
تیرا ہر اک نفس بنے رشکِ دمِ مسیح
تیری ہر اک نگاہ میں سو انقلاب ہوں
ہاں دل ترا کہ مسکنِ حرمان و یاس ہے
بھر دوں تری نگاہ میں وہ سحر کاریاں
اندازِ نو سکھاؤں تجھے جن سے جانِ من
آبِ بقا سے سینچ دوں میں تیری کشتِ دل
دیکھ اک نگاہِ فیض سے میری ہزار رنگ
گر تجھ کو واسطہ ہی نہ ہو کوئے یار سے
حنظل کے فائدوں سے تو منکر نہیں مگر میں

چاہے اگر تو کس طرح شمس و قمر بنے
ہر بالِ ناتواں ترا اک شاہپر بنے
شبہائے تارِ کفر میں تجسیمِ سحر بنے
تیری ہر ایک تارِ نظر تارِ زر بنے
تیری زبانِ لال بھی جادو اثر بنے
اُمید اور یقین کا وُہ پھر سے گھر بنے
جو دیکھ پائے تجھ کو وہی دیدہ ور بنے
تو ساری کائنات کا قلب و جگر بنے
تو کاہِ خشک بھی ہو اگر نیشکر بنے
یاقوت بنے لعل بنے اور گہر بنے
کیوں کوئی تیرے واسطے پیغامبر بنے
پر کیا بُرا ہے تو اگر شیریں ثمر بنے

ہے ایک شرط اور وہ شرطِ وفائے دوست
پوری ہوئی تو بحر دبر خدامِ در بنے

درس الحدیث

از حضرت میر محمد اسحاق صاحب

ارشادات نبوی دربارہ رمضان المبارک

خدا تعالیٰ کے فضل سے چند روز سے رمضان شریف کا مبارک مہینہ شروع ہے۔ مخلصین اس نادر موقعہ سے فائدہ اٹھانے کی پوری پوری کوشش کر رہے ہونگے۔ روزوں کے متعلق احادیث اور قرآن کریم کی روشنی میں ذیل کی چند باتوں کے مطالعہ سے احباب فائدہ اٹھائیں گے۔

حکیم مطلق کے تمام احکام میں بے شمار و بے انتہا حکمتیں ہیں۔ جن تک کسی انسان عاجز کا دماغ بھی نہیں جاسکتا۔ مگر اسی کے کلام اور اسی کے رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) کی باتوں کی روشنی میں رمضان میں تین بڑی بڑی حکمتیں معلوم ہوتی ہیں۔ اول قرآن کریم میں جہاں رمضان شریف کا مفصل بیان آیا ہے۔ اسی رکوع کے ابتدا میں روزہ کی غرض بتائی۔ کہ لعلکم تتقون۔ کہ روزے رکھنے کی وجہ سے انسان کو تقوےٰ حاصل ہوتا ہے۔ یعنی روزہ کیا ہے۔ انسان کے پاس سب کچھ ہے۔ مگر وہ استعمال سے اجتناب کرتا ہے۔ اس سے یہ سبق حاصل ہوتا ہے۔ کہ جب جائز چیزیں ایک وقت تک اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت چھوڑی جاسکتی ہیں۔ تو انسان ناجائز چیزیں تو بدرجہ اولیٰ چھوڑ سکتا ہے۔ چنانچہ اس رکوع کے اختتام پر فرمایا لا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل وتدلوا بھا الی الحکام۔ یعنی رمضان سے سبق حاصل کر کے اپنی باقی زندگی میں اپنا یہ شعار بنالو۔ کہ کسی کے مال کو ناجائز استعمال نہیں کرنا کیونکہ یہ تقوےٰ کے خلاف ہے۔

(۲) رمضان کی ایک حکمت یہ ہے کہ ایک مہینہ ایسا ہو۔ کہ جس میں متمول اور امیر طبقہ کے لوگ غربا کی حالت کا خود عملی طور پر تجربہ کرلیں۔ اور اس بات کا احساس کریں۔ کہ غرباء کو سال بھر کس قسم کی تکلیف کا سامنا ہوتا ہے۔ پس روزہ امراء کو احساس کراتا ہے۔ کہ وہ اپنے غریب بھائیوں کی امداد کریں۔ اور ان کی حالت بہتر بنانے کی طرف توجہ دیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق بخاری میں آتا ہے کہ آپ تمام لوگوں سے زیادہ سخی تھے۔ اور خاص طور پر رمضان شریف میں تو اور بھی زیادہ سخاوت کیا کرتے تھے۔ پس آپ کے نمونہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ صاحب استطاعت اشخاص اور متمول لوگوں کو اپنے غریب ہمسایوں کی مدد کرنی چاہیئے پھر صدقۃ الفطر اور فدیہ وغیرہ دینے کے احکام سے بھی غرباء کی امداد مقصود ہے۔

تیسری بڑی حکمت یہ ہے کہ رمضان شریف میں قرآن کریم پڑھنے کا خاص موقعہ ملتا ہے۔ جیسے قرآن میں خدا تعالیٰ نے فرمایا شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن۔ پس چاہیئے۔ کہ رمضان میں کثرت کے ساتھ قرآن کریم کا مطالعہ کریں۔ اور اس کے مطالب پر غور کریں۔ اسی کو دنیا میں پیش رو اور امام بنائیں۔ اسی کو اپنا ورد اور وظیفہ بنائیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الصیام جُنۃ فلا یرفث ولا یجھل ..... الصیام لی وانا اجزی بہ یعنی روزے ڈھال ہیں۔ یعنی جس طرح لڑائی میں انسان تلوار اور تیر و تبر کے وار سے محفوظ رہنے کے لئے اپنے سامنے ڈھال کر لیتا ہے۔ اسی طرح اسے کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ گناہوں کی تلوار کے لئے بھی روزوں کی ڈھال تیار کرے۔ تاکہ اس کے وار سے بچا رہے۔ الصیام لی وانا اجزی بہ کا صرف یہ مطلب نہیں کہ روزہ میری خاطر رکھا جاتا ہے۔ اور میں اس کا بدلہ دیتا ہوں۔ باقی تمام اعمال حسنہ کا بدلہ بھی تو خود خدا تعالیٰ ہی دیتا ہے۔ پھر روزے کے متعلق اس قول کا کیا مطلب ہے۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے انسانی جسم کو اس قسم کا بنایا ہے۔ کہ بغیر کھانے پینے کے زندہ نہیں رہ سکتا۔ چنانچہ فرمایا وما جعلناھم جسدا لا یاکلون الطعام وما کانوا خالدین ہم نے ان کو ایسا جسم نہیں بنایا کہ وہ کھانا نہ کھاتے ہوں۔ مگر انسان کے مقابلہ پر خدا تعالیٰ کی صفت یہ ہے کہ وہ ایسی باتوں سے منزہ اور پاک ہے۔ خدا تعالیٰ کو ہرگز کھانے کی ضرورت نہیں۔ پس جب ایک شخص روزہ رکھتا ہے تو گویا وہ خدا تعالیٰ کی صفت سے متصف ہو جاتا ہے گو تھوڑے وقت کے لئے ہی سہی۔ پھر وہ خدا تعالیٰ کے رنگ میں رنگین ہونے کی کوشش کرتا ہے۔ پس اس وجہ سے خدا تعالیٰ اس کو خاص طور پر بدلہ دیتا ہے۔ چنانچہ اس کا وعدہ اس نے اپنے رسول کی زبانی اس حدیث میں دیا ہے۔

بخاری میں آتا ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ایسا بھی ہوگا۔ جس میں سے صرف روزہ دار ہی داخل ہونگے۔ اس کا نام ریان ہوگا۔ یعنی وہ لوگ جو دنیا میں خدا تعالیٰ کو خوش کرنے کے لئے بھوک پیاس برداشت کرتے ہیں۔ اور اپنے غریب بھائیوں کی امداد کرتے ہیں۔ انکو قیامت کے دن سیری کے دروازے میں سے داخل کیا جائیگا اس لئے کہ وہاں سیری ہی سیری ہے۔ بھوک تو صرف اس دنیا تک محدود ہے۔

بخاری میں آتا ہے۔ کہ آپ نے فرمایا اذا دخل شھر رمضان فتحت ابواب السماء و غلقت ابواب جھنم وسلسلت الشیاطین یعنی جب ماہ رمضان آتا ہے تو آسمانی اور جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ اور دوزخ کے دروازے بند ہو جاتے ہیں۔ اور شیطان جکڑے جاتے ہیں۔ ظاہری طور پر نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ حدیث خلاف واقعہ ہے۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ رمضان شریف شروع ہے۔ مگر بدیاں بدستور ہو رہی ہیں۔ لوگ تمام قسم کی بدکاریاں کرتے ہیں۔ روزانہ چوروں کو پکڑا جاتا ہے۔ ان کو سزائیں دی جاتی ہیں۔ بہت سے لوگ زنا اور بدنظری کے مرتکب ہوتے ہیں۔ قتل و غارت کا بازار گرم ہے جنگ ہی میں ہزاروں جانیں تلف ہو رہی ہیں۔

اصل بات یہ ہے کہ دنیا میں گناہ دو قسم کے ہیں (۱) انسان گناہ کرتا ہے۔ تاکہ اپنا اور اپنے ساتھیوں کا پیٹ بھرے۔ حرص۔ لالچ۔ ظلم اور قتل و غارت اسی کا نتیجہ ہیں۔ موجودہ جنگ میں ہٹلر نے ساری دنیا کو مصیبت میں ڈالا تو پیٹ کی خاطر کسی نہ کسی طرح جرمن قوم کا پیٹ بھر سکے۔ اگر اس پیٹ کے بھرنے کی خواہش نہ ہوتی۔ تو یہ دوزخ دنیا میں کبھی گرم نہ ہوتا دوسری قسم کے ایسے گناہ ہیں۔ جو انسان اپنی شہوت کو پورا کرنے کے لئے کرتا ہے۔ چنانچہ کئی لوگ اپنی نفسانی خواہشات کو پورا کرنے کے لئے اپنی عزت اور ننگ و ناموس تک مٹا دیتے ہیں۔ اپنی حیثیت اور لوگوں کے طعنوں کی ذرا پروا نہیں کرتے۔ چنانچہ ایک بہت بڑی سلطنت کے مالک نے ایک عورت کی خاطر اپنی سلطنت کو ٹھکرا دیا۔

پس رمضان آکر ان تمام موجبات دوزخ کو بند کرتا ہے۔ جب اس کے اسباب کو روک دیا گیا۔ تو دوزخ از خود بند ہو گیا۔ اور شیطان خود بخود جکڑے گئے۔ اور اگر تمام لوگ اس پر عمل کرنا شروع کر دیں تو جنت کے دروازے کھل جائیں۔ اور گناہوں کے دروازے بند ہو جائیں۔ اور یہی مطلب اس حدیث کا ہے اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد وبارک وسلم

خاکسار محمد حفیظ بقاپوری مولوی فاضل قادیان

تمام قوموں کا موعود

آخری زمانہ میں تمام مذاہب کسی نہ کسی وجود کی راہ دیکھ رہے ہیں۔ اور مختلف مذاہب کی پیشگوئیوں پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ نزول و ظہور کا زمانہ بھی ایک ہے مسلمان کہتے ہیں۔ کہ امام مہدی دنیا میں اسلامی حکومت قائم کرے گا۔ اور امت مرحومہ کو بر سر اقتدار لانے کے لئے تمام اقوام زمانہ سے خونریز جنگیں لڑے گا۔ عیسائی سمجھتے ہیں۔ کہ آنے والا مسیح جو اپنی جلالی قوتوں کے ساتھ آئے گا عیسائیت ہی کو وجہ نجات قرار دے گا۔ اور تمام دنیا اس کے آگے سرنگوں ہو کر رہے گی۔ اور ہندو خیال کرتے ہیں۔ کہ کرشن آکر ویدک دھرم کی اشاعت کرے گا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ سب پیشگوئیاں ایک ہی موعود کے متعلق ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے اللہ تعالیٰ نے اس حقیقت کو پوری طرح بے نقاب بھی کر دیا۔ ایک ہی موعود کی ذات میں مختلف مذاہب کی پیشگوئیوں کے پورا ہونے پر پہلے بہت اعتراض کئے جاتے تھے۔ مگر اب جیسا کہ الفضل کے گذشتہ مضامین میں بتایا جا چکا ہے۔ ہندوؤں میں اس خیال کے لوگ پیدا ہو رہے ہیں۔ کہ وہ سمجھتے ہیں۔ کہ موعود کل ادیان کیلئے ایک ہی وجود ہوگا۔ اسی سلسلہ میں آج ایک اور شہادت ایک مسلم لیڈر یعنی خواجہ حسن نظامی صاحب کی پیش کی جاتی ہے آپ لکھتے ہیں:۔

"معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کے ہر مذہب کی کتاب آخر زمانہ میں ایک بڑے شخص کی آمد کا ذکر کرتی ہے۔ اور انسانوں کو تکلیف اور گھبراہٹ کے زمانہ میں اس کی بشارت دیکر مطمئن ہونے اور اس بڑے آدمی کو تلاش کرنے کا حکم سناتی ہے۔

ہر مذہب کی علیحدہ اصطلاح مقرر ہے۔

اسلامی مذہب کی اصطلاح میں بڑے آدمی کا نام مہدی اور امام آخر الزمان رکھا گیا ہے۔ یہودی اور عیسائی اور ہنود جس آنیوالے کا انتظار کر رہے ہیں مسلمان بھی اسی کے منتظر ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ وہ اس کو کسی اور نام سے یاد کرتے ہیں۔ اور مسلمان اس کو مہدی یا امام آخر الزمان کہتے ہیں۔ یا یہ فرق ہے کہ مسلمان مہدی کو اسلام اور مسلمانوں کا ترقی دینے والا کہتے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں۔ اور عیسائی اس کو عیسویت کا نجات دہندہ اور یہودی یہودیت کا قائم کرنے والا۔ اور ہندو ویدک دہرم کا شائع کنندہ سمجھتے ہیں۔

میرے خیال میں یہ ہر قوم کی ذاتی اغراض ہیں۔ ورنہ بڑا وہی ہوتا ہے۔ جو سب اقوام اور سب مذاہب کو ایک نظر سے دیکھے اور سب کی تکلیفوں سے ہمدردی کرے۔ اور سب کو رنج و ضرر سے بچائے۔ لہذا میرا عقیدہ ہے۔ کہ امام الزمان ہر قوم اور ہر مذہب کی تکلیفوں کو دُور کرنے والے ہیں۔ اور ساری دنیا اُن کے قدموں کی برکت سے فائدہ اُٹھائے گی"۔

(امام الزمان کی آمد صفحہ ۲۰۳)

اس عبارت سے متذکرۃ الذیل نتائج اخذ ہوئے ہیں۔

اوّل۔ ہر مذہب کی کتاب میں ایک موعود کی بشارت ہے۔

دوم۔ جب وہ موعود ظاہر ہو۔ تو اس کو تلاش کرنے کا حکم ہے۔ جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اُس موعود کو تلاش کرنے کی ضرورت پیش آئے گی۔

سوم۔ وہی موعود مہدی۔ مسیح اور کرشن ہوگا۔

چہارم۔ مہدی کے متعلق اسلام کے تمام فرقوں کا متفق علیہ عقیدہ ہے کہ آسمان سے نہیں آئے گا۔ بلکہ زمین پر عام انسانوں کی طرح پیدا ہوگا۔ کیونکہ جب وہ موعود مہدی بھی ہوگا۔ اور مسیح بھی۔ تو گویا آسمان سے کوئی نہیں آئے گا۔ کیونکہ مسیح موعود ہی مہدی ہے۔ جیسا کہ ایک مشہور حدیث "لا مہدی الا عیسٰی" سے بھی اس عقیدہ کی تصدیق ہوتی ہے۔

پنجم۔ وہ موعود جنگ و جدال نہیں کریگا بلکہ تکلیف اور گھبراہٹ کے دنوں میں اس کا پیغام انسانوں کے لئے باعثِ اطمینان ہوگا۔ اور تمام مذاہب کے لوگوں کو ایک ہی نظر سے دیکھے گا۔ اور دنیا کے تمام انسانوں کو اپنی طرف بلائے گا۔

ششم۔ دنیا کی تمام قوموں کے افراد اس کے فیوض سے بہرہ ور ہوں گے۔

اب دیکھ لو آخری زمانہ کے موعود سے متعلق جو عقیدہ جناب خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی کا ہے۔ وہی جماعت احمدیہ کا بھی ہے۔ اور وہ اسی دعوٰی کو لے کر کھڑی ہوئی ہے کہ اے انسانو! زمانہ کا موعود جو مہدی بھی ہے مسیح بھی ہے اور کرشن بھی ہے۔ تمہیں امن کی دعوت دیتا ہے۔ اور اعلان کرتا ہے۔ کہ اب مذہب کے نام تلوار اٹھانا اور جنگ کرنا حرام ہو چکا۔ اور سنو! آسمان سے کوئی نہیں آئے گا۔ کیونکہ آسمان پر کوئی نہیں گیا۔ تم زمین پر تلاش کرو۔ اور آسمان پر نظریں جمائے نہ بیٹھے رہو۔ کیونکہ آنے والا تم میں آچکا۔ اور اب کسی اور کا انتظار فضول ہے۔

خاکسار قمر اجنالوی گنج لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیت

نوٹ۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کر دے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۶۹۲۱ منکہ رحیم بخش ولد عالم دین صاحب قوم جٹ ہٹیم پیشہ طالب علم دیہاتی مبلغین کلاس عمر ۳۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۳ء ساکن سندر گڑھ ڈاک خانہ میرووال ضلع امرتسر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳-۶-۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت حسب ذیل جائیداد ہے۔ میری زمین مشترکہ ہے۔ جس کا مجھے کوئی صحیح علم تو نہیں ہے مگر تقریباً پانچ گھماؤں ہے جو بدو براہد ہے برلب دریائے راوی جس کی قیمت تقریباً مبلغ نوسو روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائیداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اسوقت مبلغ ۲۴/ روپے ماہوار ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کر دوں تو اسقدر روپیہ اسکی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔ العبد:۔ رحیم بخش موصی بقلم خود۔ گواہ شد:۔ مہدی شاہ موصی ۲۰۶۹ گواہ شد:۔

بخاروں کا سادہ علاج

گھر میں خود ہی کر لو غلط علاج سے محتاط رہو!

از قلم کوی راج وید بھوشن پنڈت ٹھاکر دت شرما وید موجد امرت دھارا

آجکل ٹیریا موسمی اور خلطی بخار کا زور اکثر ہو جاتا ہے۔ بخاروں کا علاج جس طریقے سے آجکل کیا جاتا ہے۔ اس سے بخار اندر دب کر خرابی کا باعث ہوتا ہے۔ اور اسی واسطے تپ دق وغیرہ امراض بڑھ رہی ہیں۔ شروع بخار میں ہی اسپرین وغیرہ پسینہ آور ادویہ دی کر دیتے نکلتے ہیں۔ جب بخار ہو جائے تو بہتر ہے کہ مریض کو فاقہ کرا دیں اور صرف اُبلا ہوا پانی دیں۔ پانی کو اتنا اُبالنا چاہیے کہ وہ چوتھائی رہ جائے اور صبح تیار کیا دن میں برتا اور رات تیار کیا رات کو برتا جائے۔ یہ خود بخود ٹھنڈا ہونا چاہیئے۔ گرم پئے یا ٹھنڈا مریض کی مرضی ہے۔ عام بخار اکثر اسی پانی سے دوسرے تیسرے دن اتر جاتے ہیں۔ دوسرے دن بخار کم ہوتا نظر نہ آئے تو مصری یا کھانڈ ایک چھٹانک لیکر اس میں آدھ سیر پانی عرق سونف ہو تو اور بھی اچھا ہے ڈالکر اوٹا دیں۔ جب گاڑھا سا تیلے شربت کی طرح ہو جائے تو اتار کر پینے قابل گرم رہتے ہوئے ۵ بوند امرت دہارا ڈالکر مریض کو پلا کر اوپر کپڑا اوڑھا دیں۔ پسینہ آکر بخار اُتر جاویگا۔ بچوں کی خوراک کم کریں۔ بخار جب اتر جائے تو اسکو دودھ کے کیواسطے منقے کی گھیل اور چٹکی کھانڈ ملا کر کھلا دیں۔ اور وہ تین دن روزانہ دو تین بار دن میں دیں۔ غذا نرم ہوجو کی دالی دودھ چاول وغیرہ دیں۔ اگر تین چار دن تک بخار نہ جائے تب کونین ایک دو دن میں اسکو دور کر دیگی۔ اس دوائی کو امرت دہارا فارمیسی لمیٹڈ ۱۳ لاہور سے منگوا کر ہر گھر میں رکھنا چاہیئے۔ قیمت سن کونین ٹیبلٹس ۹ ٹکیہ ۵، ۳۲ ٹکیہ ایک روپیہ سن کونین پوڈر قیمت دس تولہ دس روپے ایک تولہ ایک روپیہ۔ علاوہ اسکے دو آنہ فی روپیہ زائد مہنگائی چارج ہوگا۔ یہ کونین کے برابر کام دیتی ہے اور کونین کے نقصانات نہیں ہیں۔ اگر بخار اس سے بھی نہ اُترے تو سمجھ لیں کہ بخار میعادی ہے وقت پر اترے گا۔ صرف اوٹایا ہوا پانی اور امرت دہارا دیتے رہیں۔ جو ہر حالت میں مفید ہوگا۔

ست سلاجیت آفتابی

ست سلاجیت فی الواقعہ بہت ہی مفید چیز ہے۔ فوائد۔ مخرج سنگ۔ مثانہ مقوی گردہ۔ دافع ورم و چوٹ۔ مقوی اعضائے رئیسہ۔ مزید حرارت غریزی۔ معدہ کو طاقت دیتی جگر اور مثانہ کو صاف کرتی۔ اور پیشاب اور پٹھوں کو قوت دیتی۔ سردیوں میں بدن کو گرم رکھتی۔ اور پرانے دردوں کو دُور کرتی ہے۔ قیمت ست سلاجیت آفتابی عہ/ تولہ آتشی ۸ آنے تولہ گھٹیا ۲/ تولہ

نوٹ۔ سلاجیت اور قلب الحجر کے فوائد کی مفصل کیفیت معلوم کرنے کے لئے الگ اشتہار تین پیسہ کا ٹکٹ بھیجکر طلب کریں۔

طبسہ عجائب گھر قادیان

تریاق کبیر

اسم بامسمّٰی تریاق ہے۔ کھانسی نزلہ دردسر ہیضہ بچھو اور سانپ کے کاٹے کیلئے بس ذرا سا لگانے سے فوری اثر دکھاتا ہے۔ ہر گھر میں اس دوا کا ہونا ضروری ہے۔

قیمت فی شیشی دو روپے ۱۲ آنے۔ درمیانی شیشی ۱۲/ چھوٹی شیشی ۹/

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمتِ خلق قادیان

کوئن سٹورز قادیان کے سرپرست

دہلی کے ماہر اور تجربہ کار خاندانی حکیم جناب حکیم محمد زکریا خان صاحب ہیں۔ جو جناب حکیم محمد اجمل خان صاحب مرحوم کے خاندان کے فرد ہیں اور جنہوں نے پچھلے دنوں بمبئی کے اطبا کی کانفرنس کی صدارت کے فرائض سر انجام دیئے۔

اس دواخانہ کی ادویہ انشاء اللہ تیر بہدف ثابت ہونگی۔ آپ بھی آزمائیں۔

دی کوئن سٹورز قادیان

احباب کرام

اگر آپ کو ہماری بات کا یقین نہیں کہ عزیز کار بالک منجن دانتوں کی تمام بیماریوں کیلئے مفید ہے تو ایک دفعہ آپ آزمائش کر لیجیئے بفضلِ خدا آپکی ہر طرح سے تسلی ہو جائیگی۔ قیمت فی شیشی ۳/ تین شیشی کی قیمت عہ/ علاوہ محصول ڈاک۔ ہر جگہ ایجنٹوں کی ضرورت ہے

عزیز کار بالک اسٹور ریلوے روڈ قادیان

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

اندرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب ۲۸؍ تک حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے:۔

۱۰۱۷ نور احمد صاحب	منٹگمری	۱۰۲۹ اللہ رکھا صاحب	سیالکوٹ	۱۰۴۱ محمد جمیل احمد خاں صاحب	بریلی
۱۰۱۸ غلام فاطمہ صاحبہ	"	۱۰۳۰ امداد علی شاہ صاحب	"	۱۰۴۲ ویرو صاحب	پونچھ
۱۰۱۹ محمد رحمان صاحب	لاہور	۱۰۳۱ عنایت اللہ شاہ صاحب	"	۱۰۴۳ قمر الدین صاحب	"
۱۰۲۰ حاکم بی بی صاحبہ	"	۱۰۳۲ محمد عاشق صاحب	"	۱۰۴۴ بانو بیگم صاحبہ	"
۱۰۲۱ محمد نسیم صاحب	یو۔پی	۱۰۳۳ محمد ریاست صاحب	"	۱۰۴۵ روڑہ صاحب	"
۱۰۲۲ ابوالخیر محمد عبد اللہ "	کلکتہ	۱۰۳۴ حیدراں بی بی صاحبہ	"	۱۰۴۶ نظیر احمد خاں صاحب	"
۱۰۲۳ محمد اکبر صاحب	گورداسپور	۱۰۳۵ راج بی بی صاحبہ	"	۱۰۴۷ بیگم جان صاحبہ	"
۱۰۲۴ اللہ دتا صاحب	سندھ	۱۰۳۶ عبد القادر صاحب	لدھیانہ	۱۰۴۸ خواجہ بی بی صاحبہ	جموں
۱۰۲۵ فیض الٰہی صاحب	ملتان	۱۰۳۷ علی محمد صاحب	امرتسر	۱۰۴۹ سعید بیگم صاحب	"
۱۰۲۶ فاطمہ صاحبہ	لائلپور	۱۰۳۸ فریدہ بیگم صاحبہ	یو۔پی	۱۰۵۰ عبد المجید صاحب	گورداسپور
۱۰۲۷ نواب خاں صاحب	برما	۱۰۳۹ وزیر بیگم صاحبہ	"	۱۰۵۱ شاہ محمد صاحب	"
۱۰۲۸ الٰہی بخش صاحب	جالندھر	۱۰۴۰ کلثوم بیگم صاحبہ	"	۱۰۵۲ شاہ محمد صاحب	"

نمائندگان کی شمولیت

خواہ آپ کی مجلس سال بھر بیدار رہی ہے یا سُست۔ آپ ضرور اپنا نمائندہ خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر بھجوائیں۔ آپ کا نمائندہ اجتماع میں شامل ہونے کے بعد آپ کی مجلس کے لئے نئی زندگی کا پیغام ہوگا۔ وہ اس میں بیداری اور چُستی پیدا کرنے کا موجب ہوگا۔ آپ کا نمائندہ مرکز کی امانت آپ تک پہنچائے گا۔ اور جیسا کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرما چکے ہیں۔ وہ اپنی مجلس میں واپس جا کر ان ہی لائنوں پر خدام کا اجتماع کریگا۔ فاصلہ کی دُوری اگر آپ کے راہ میں حائل ہے۔ اگر وقت کی قلت آپ کی شمولیت میں مانع ہے۔ تو آپ اس اجتماع میں اپنے نمائندہ کے ذریعہ شامل ہو سکتے ہیں۔ ہر بیس ۲۰ اور تیس یا اس کی کسر پر ایک نمائندہ بھجوایا جانا ضروری ہے جس مجلس کے بیس ۲۰ اراکین ہیں یا اس سے کم۔ اس کی طرف سے ایک نمائندہ۔ چالیس ۴۰ اراکین کے دو نمائندے اور اکتالیس ۴۱ سے ساٹھ ۶۰ تک کے تین اور علیٰ ہذہ القیاس:۔

خاکسار:۔ ناصر احمد۔ مہتمم اشاعت اجتماع سالانہ

مقدمہ بھامبڑی کی سماعت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دھاریوال ۱۳؍ ستمبر۔ آج یہاں مقدمہ بھامبڑی کی سماعت اے۔ ڈی ایم صاحب کی عدالت میں شروع ہوئی۔ اور ۱۸؍ ستمبر تک روزانہ جاری رہے گی۔ پہلے تین روز احمدی احباب کے خلاف مقدمہ کی سماعت ہوگی۔ اور آخری تین روز دوسرے فریق کے خلاف۔ آج ہمارے خلاف شاہ محمد صاحب اسسٹنٹ سب انسپکٹر سری گوبندپور کی شہادت ہوئی۔ جو تمام دن جاری رہی۔ ہماری طرف سے جناب مرزا عبد الحق صاحب پلیڈر گورداسپور۔ جناب میر محمد بخش صاحب پلیڈر گوجرانوالہ جناب محمد احمد صاحب مظہر پلیڈر کپورتھلہ اور جناب مولوی فضل دین صاحب پلیڈر پیش ہوئے۔ کل اور پرسوں استغاثہ کے گواہ پیش ہوں گے۔ اے۔ ڈی ایم صاحب یہاں دورہ پر ہیں۔

تلاش گمشدہ

ایک لڑکا مسمی محمود احمد ولد محکم الدین قوم خواجہ جہنہ ساکن چکوال حال قادیان گزشتہ جمعہ کے روز سے معدوم ہے۔ جس کا حلیہ حسب ذیل ہے۔ عمر ۱۲ سال۔ رنگ سانولا۔ ناک کی ہڈی چوڑی (جس کی وجہ سے دائمی نزلہ کا مریض ہے) قد قریباً ۴ فٹ۔ سر ننگا۔ نیلی دھاریدار قمیص۔ سفید پاجامہ سلوار نما پہنے ہوئے اگر

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۱۴ ستمبر۔ جنوبی اٹلی میں اتحادی جنگی جہاز جرمنوں کے پہاڑی مورچوں پر زبردست گولہ باری کر رہے ہیں۔ امریکن پانچویں فوج نے کنارے کے ساتھ مضبوطی سے قدم جما لئے ہیں اور دشمن کے ساتھ گھمسان کی جنگ شروع ہو گئی ہے۔ ایک نامہ نگار کا بیان ہے کہ لڑائی بھیانک صورت اختیار کر گئی ہے۔ اس وقت اتحادی فوجوں کی پیش قدمی میں بہت سی روکیں ہیں۔ دشمن نے راستہ میں بہت سی بارودی سرنگیں بچھا رکھی ہیں۔ اور بھی بہت سے جال بچھا دیئے ہیں۔ جرمنوں نے اپنے بچاؤ کے مورچے بڑی مضبوطی سے تیار کئے ہوئے ہیں۔ جو اتحادی افواج کے اٹلی میں اترنے سے پہلے ہی تیار کر لئے گئے تھے انہوں نے اپنی توپیں بہت بڑے علاقہ میں پھیلا رکھی ہیں۔ ان سب باتوں کے باوجود اتحادی افواج تسلی بخش طور پر پیش قدمی کر رہی ہیں۔ جرمن فوجیں جنوبی اٹلی سے شمال کی طرف ہٹ رہی ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ چاہتی ہیں۔ کہ سلرنو کے علاقہ میں اپنی دوسری فوجوں سے جا ملیں۔ تا ایک دوسرے سے کٹ نہ جائیں۔ آٹھویں برطانی فوج شمال کی طرف برابر بڑھ رہی ہے۔ اس کے کچھ دستے سلرنو سے سو میل مشرق کی طرف پہونچ گئے ہیں۔ اور ایک ایسے مقام پر قبضہ کر لیا ہے۔ جہاں بڑی بڑی سڑکیں آکر ملی ہیں۔ ایک اور دستہ برنڈزی سے ستر میل کے فاصلہ پر باری کی بندرگاہ پر جا پہونچا ہے۔ جو جنوبی اٹلی کی سب سے بڑی تجارتی بندرگاہ ہے۔ شمالی اور وسطی اٹلی میں جرمن ٹھکانوں پر اتحادی ہوائی حملوں کا زور بہت بڑھ گیا ہے۔ سلرنو اتحادی اڈوں سے صرف دو سو میل ہے۔

لنڈن ۱۴ ستمبر۔ مسولینی کے متعلق جرمنوں نے مزید یہ خبر نشر کی ہے۔ کہ وہ ایک پہاڑی قیدخانہ میں تھا۔ جہاں سے اسے نکالا گیا۔ اور اس وقت ایک بڑے شہر میں ہے۔ قید سے نکلتے ہی اس نے فون پر ہٹلر سے بات چیت کی۔ کچھ دیر بعد اس کے بیوی بچے بھی اس سے آملے۔ اور اب وہ ہٹلر کے ہیڈ کوارٹر میں پہنچ چکا ہے۔ لنڈن سے اعلان کیا گیا ہے کہ مسولینی کبھی بھی اتحادیوں کے قبضہ میں نہیں آیا۔ اس بارہ میں سب افواہیں جھوٹ ہیں:۔

واشنگٹن ۱۴؍ ستمبر۔ آسٹریلین اور امریکن فوجوں نے سلاموآ پر قبضہ کر لیا ہے۔ جہاں جاپانیوں کے جہازی قافلے اکٹھے ہوا کرتے تھے۔ جاپانی شمال کی طرف بھاگ رہے ہیں گویا نیوگنی میں لڑائی کا پہلا دَور ختم ہو چکا ہے۔ اب اتحادی افواج لیہ پر بڑھ رہی ہیں۔ وہاں بیس ہزار جاپانی فوج ہے

ماسکو ۱۴ ستمبر۔ کل روسی فوجیں بریانسک کی بیرونی بستیوں میں داخل ہو گئی ہیں۔ اور شہر سے دو میل پر ایسے جنکشن پر قبضہ کر لیا ہے۔ جہاں سے اوریل۔ خارکوف۔ سمالنسک۔ کرسک وغیرہ کو ریل جاتی ہے۔ بریانسک پر اب روسی فوجیں شدید گولہ باری کر رہی ہیں۔ شمالی یوکرین میں کالاٹوف سے خارکوف جانے والی ریلوے لائن کے ایک اہم جنکشن پر بھی روسی قبضہ ہو چکا ہے

لنڈن ۱۴؍ ستمبر۔ چوتھی ہندوستانی ڈویژن کے نمائندوں کا استقبال کرتے ہوئے لنڈن کے لارڈ میئر نے کہا۔ کہ آپ لوگوں نے جو کچھ کیا اور کر رہے ہیں۔ اس کے لئے ہم آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ آپ لوگوں نے جتنی کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ ان کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔ اس موقعہ پر نیپال کے سفیر اور ہندوستان کے سابق کمانڈر انچیف جنرل جیٹوڈ بھی موجود تھے۔

لنڈن ۱۴؍ ستمبر۔ انگریزی ہوائی جہازوں نے شمالی فرانس میں دشمن کے ٹھکانوں پر حملہ کیا ہالینڈ کے کنارے پر بھی جرمن جہازوں پر بمباری کی۔ دو جہازوں اور ایک بجرے کو غرق کر دیا۔ اور ۱۶ اور جہازوں کو نقصان پہنچایا۔

لنڈن ۱۳؍ ستمبر۔ اٹلی کے چھ اور جنگی جہاز مالٹا پہنچ گئے ہیں۔

لاہور ۱۳؍ ستمبر۔ پنجاب نے بنگال کو چاول۔ گندم۔ چنا نہایت کثیر مقدار میں مہیا کرنے کا انتظام کر دیا ہے۔ اب یہاں سے ہر روز ایک سو دس ویگنیں بنگال کو روانہ ہوا کریں گی۔ بیس ٹن فی ویگن کے حساب سے اس غلے کی مقدار بائیس سو ٹن ہے۔ یعنی قریباً باسٹھ ہزار من غلہ روزانہ پنجاب سے بھیجا جایا کریگا۔ اور اندازہ کیا گیا ہے کہ اگر پنجاب اور دوسرے توفیری صوبے دو اڑھائی مہینے تک اس سلسلے کو جاری رکھ سکے تو بنگال کے بھوکوں کو روٹی مل جائے گی:۔

کسی کو معلوم ہو تو فوراً نظارت امور عامہ میں اطلاع کر دیں۔ لڑکا اپنی والدہ کے پاس چکوال بھی نہیں پہنچا۔ وہاں سے بذریعہ تار اطلاع آ چکی ہے۔ ناظر امور عامہ